روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴ ۳۹ | جمعرات ۷ شعبان ۱۴۰۹ھ ۔ ۱۶ امان ۱۳۶۸ہش ۔ ۱۶ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدتر گناہ

ہمارے نزدیک کلمہ حق سے خاموش رہنا اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے صاف اور روشن حکم دیا ہے وہ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سب گناہوں سے بدتر گناہ ہے (حضرت بانیٔ سلسلہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی یہ علامتیں ہیں کہ :۔

- ایک خالص محبت اُن کو عطا کی جاتی ہے جس کا اندازہ کرنا اس جہان کے لوگوں کا کام نہیں۔
- اُن کو خارق عادت استقامت دی جاتی ہے کہ اپنے وقت پر دیکھنے والوں کو حیران کر دیتی ہے۔
- جب اُن کو کوئی بہت ستاتا ہے اور باز نہیں آتا تو اُن کے لئے غضب اس ذاتِ قوی کا جو اُن کا متوّلی ہے یک دفعہ بھڑکتا ہے۔
- جب اُن سے کوئی بہت دوستی کرتا ہے اور سچی وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اُن کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس پر ایک خاص رحمت نازل کرتا ہے۔
- جب اُن پر کوئی بڑی مصیبت کا وقت آتا ہے تو اُس وقت دو طور میں سے ایک طور کا اُن سے معاملہ ہوتا ہے، یا خارق عادت طور پر اس مصیبت سے رہائی دی جاتی ہے اور یا ایک ایسا صبرِ جمیل عطا کیا جاتا ہے جس میں لذّت اور سُرور اور ذوق ہو۔
- خدا تعالیٰ کے ساتھ اُن لوگوں کو نہایت کامل وفاداری کا تعلّق ہوتا ہے اور ایک عجیب مستی جانفشانی کی اُن کے اندر ہوتی ہے اور اُن کی رُوح کو خدا تعالیٰ کی رُوح کے ساتھ وفاداری کا ایک راز ہوتا ہے جس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ اس لئے حضرتِ اَحدیت میں اُن کا ایک مرتبہ ہوتا ہے جس کو خلقت نہیں پہچانتی۔ وہ چیز جو خاص طور پر اُن میں زیادہ ہے اور جو سرچشمہ تمام برکات کا ہے اور جس کی وجہ سے یہ ڈوبتے ہوئے پھر نکل آتے ہیں اور موت تک پہنچ کر پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ذلّتیں اُٹھا کر پھر تاجِ عزّت دکھا دیتے ہیں اور مہجور اور اکیلے ہو کر پھر ناگہاں ایک جماعت کے ساتھ نظر آتے ہیں وہ یہی رازِ وفاداری ہے جس کے رشتہ محکم کو نہ تلواریں منقطع کر سکتی ہیں اور نہ دُنیا کا کوئی بلوہ اور خوف اور مُفسدہ اُس کو ڈھیلا کر سکتا ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۸ طبع اوّل)

" زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑھ ہے۔ ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالکِ حقیقی کی رضامیں اوقاتِ عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش کریں۔ حاصل یہی ہے۔ ورنہ آج چل دینے اور پچاس سال کے بعد کوچ کر جاتے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اس دن ہوگا۔ جو انسان نافع اور خدا تعالیٰ کے دین کا خادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور (لوگوں کے شر۔ ناقل) کی کچھ پرواہ نہیں کرتا "

ضروری اعلان

بعض احباب ربوہ اور ماحول ربوہ میں سکنی اور زرعی اراضی خرید کرتے ہیں۔ احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پوری چھان بین اور تسلی کے بعد زمین خریدیں۔ خصوصاً ربوہ کے ارد گرد بننے والی کالونیوں میں جب تک اطمینان نہ ہو کہ یہ قطعۂ زمین ہر قسم کے خدشات سے پاک ہے اور فوری رجسٹری اور قبضہ مل سکتا ہے۔ اس وقت تک نہ خریدیں اور پھر خرید کردہ زمین پر فوری قبضہ حاصل کریں۔

جن احباب نے اس سے پہلے ربوہ سے ملحق کالونیوں میں پلاٹس خریدے ہوئے ہیں وہ فوری طور پر اپنے پلاٹس پر قبضہ کریں کیوں بعض جگہ جھگڑے شروع ہو چکے ہیں۔

ناظر امورِ عامہ

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں :۔
"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے"
فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ امان ۱۳۶۸ہش ۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء

خواجہ سرفراز صاحب پر حملہ

یہ تو کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور کہیں بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ناہنجار پیچھے سے کسی شریف انسان پر حملہ کر دے اور چھری سے پے در پے وار کرے حتیٰ کہ اس پاس کے لوگ اسے پکڑ لیں اور مزید وار کرنے سے اسے روک دیں جیسا کہ سیالکوٹ کے ممتاز احمدی وکیل محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب پر اسلم قریشی نے ۹ مارچ ۱۹۸۹ء کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے قاتلانہ حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ کسی شخص کی بھی اس طرح حفاظت نہیں کی جا سکتی۔ لیکن یہ تو ہو سکتا ہے اور ضرور ہونا چاہیئے کہ ایسے حملہ آور کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔ مقدمہ چلانے میں دیر نہ کی جائے اور سب حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قرار واقعی سزا دی جائے اور سزا پر عمل درآمد میں بھی دیر نہ لگے۔ بعض معاملات میں تو شائد فیصلہ دیر سے بھی ہو تو کوئی حرج نہ ہو (اگرچہ یہ بات بھی درست نہیں ہے) لیکن ایسے معاملات میں جہاں امن عامہ میں خلل پڑنے کا امکان ہو اور لوگوں کی جانیں کسی ایک ناہنجار کے ہاتھوں خطرہ میں ہوں وہاں تو قطعاً دیر نہیں ہونی چاہیئے۔

کسی ایک پر حملہ دوسروں پر حملہ کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے ایک شخص کی جرأت بلکہ جسارت دوسروں کی زندگیوں کو بھی خطرے میں ڈال سکتی ہے اس لئے ایسے معاملات کو انتہائی سرعت کے ساتھ نمٹنے کی ضرورت ہے اور یہاں تو حملہ کرنے والا پہلے بھی ایسے ہی گھناؤنے فعل کا مرتکب ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کر چکا ہے جس سے لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئیں اور مزید خطرہ بھی بڑھا۔

ہم بجا طور پر یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ اسلم قریشی پر جلد از جلد مقدمہ چلایا جائے اور عدالت انصاف مہیا کرے اس عادی مجرم کو قرار واقعی سزا ملے اور دوسرے لوگوں کو اس کے ضرر سے محفوظ رکھا جائے۔ کسی قسم کی دیر۔ کسی سطح پر بھی۔ ناانصافی کے مترادف ہوگی اور اس فتنہ کو ہوا دینے والی بات ہوگی

ایک کو شوق سے گالی دی ہے اوروں کو بھی دو گے
اوروں کو الزام دیا ہے خود الزام نہ لو گے
عادت کی یہ مجبوری ہے گھر ہو یا میدان
بن سوچے ہی لب پر آئی ہر اک بات کہو گے

——— ابوالاقبال

اپنے آپ کو دُکھ میں ڈالو سُکھ بانٹو دن رات
آپ کے گھر خود آ جائے گی خوشیوں کی بارات

ذرّہ ذرّہ صیقل ہو کر تاروں جیسا چمکے
جس کے ہاتھ لگے وہ سمجھے چاندی کی سوغات

جو پیچھے ہو کر وار کرے وہ بزدل کی اولاد
جو اپنے ہاتھ پہ خنجر روکے اس کی ہے کیا بات

اس دار و گیر کے الجھاؤ کا پس منظر بھی دیکھو
یہ کون پسِ دیوار اشاروں سے کرتا ہے بات

وہ اور ہیں جو منہ ڈھانپ کے رو کر ہوتے ہیں ہلکان
ہم اپنے عزم سے کر لیتے ہیں سیدھے سب حالات

ہر داغِ دل سے روشنیاں لگتی ہیں روشن تر
یہ زخم ہمارے لگتے ہیں تمغوں کے اعزازات

ہم ایک صدی کی برکت نے کے آگے بڑھتے جائیں
ہر لمحہ ہر گام ہو ہم پر فضلوں کی برسات

اب تیری باتوں نے بھی دھارا ایک دعا کا روپ
اور ایک دعا کے روپ میں ڈھلتے جاتے ہیں جذبات

بولو اور نسیم بہت اُونچی آواز سے بولو
ورنہ کون سمجھ سکتا ہے چپ کے احساسات

——— نسیم سیفی ———

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم قمر اجنالوی صاحب کے قصیدہ پر

دو وقیع آراء

چند روز ہوئے مکرم قمر اجنالوی صاحب ایک مشاعرہ کی تقریب پر ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ کئی کتب کے مصنف ہیں۔ چند سال قبل انہوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بنام خیرالانام تحریر فرمایا۔ اس پر ایک محفل میں بعض اہلِ علم حضرات نے نہایت اہم تبصرے فرمائے۔ ذیل میں معروف استاد اور قلمکار محترم ڈاکٹر عبدالسلام خورشید صاحب سابق صدر شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی اور مشہور و معروف شاعر ادیب صحافی کالم نگار جناب احمد ندیم قاسمی صاحبان کے دو تبصرے درج کئے جاتے ہیں ——— ادارہ

جناب ڈاکٹر عبدالسلام خورشید صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالسلام خورشید صاحب کا مقالہ مکرم عثمان عرفانی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مقالے سے قبل انہوں نے بتایا کہ اس مقالے کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید صاحب کا ایک خط بھی ہے۔ میں یہ خط اور مقالہ دونوں پڑھ دیتا ہوں۔

برادرم قمر اجنالوی۔ آداب

آپ کے جانے کے فوراً بعد بنام خیرالانام کا مطالعہ شروع کیا اور ایک ہی نشست میں ختم کیا۔ اور بہت سرور آیا۔ اتنا سرور کہ پہلے شائد ہی کسی انسانی تحریر پر آیا ہو۔ آپ نے خوب لکھا ہے۔ اور بے شمار مطالب و جذبات و احساسات کا احاطہ کر لیا ہے۔ روانی طبع کا یہ عالم ہے کہ کسی جگہ بھی آورد کا احساس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ دراز عطا کرے۔

مقالہ

دنیائے ادب میں قمر اجنالوی کا نام محتاجِ تعارف نہیں۔ وہ شاعر بھی ہیں افسانہ نگار بھی اخبار نویس بھی ہیں اور مزاحیہ کالم نویس بھی۔

اور انہیں دیکھ کر اردو صحافت کا وہ پرانا دور یاد آجاتا ہے جب صحافت اور ادب میں چولی دامن کا ساتھ تھا۔ اور ان دونوں عناصر کی یکجائی کے بغیر کوئی شخص دنیائے صحافت میں نام پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ بنام خیرالانام کا مطالعہ کرتے کرتے محسوس ہوا کہ قمر اجنالوی کے سینے میں بھی وہی دلِ دردمند دھڑک رہا ہے جو ہمارے دیو قامت صحافیوں کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور جو عشق رسول اور دین سے محبت اور دنیائے اسلام سے انسیت کا امین تھا۔ قمر اجنالوی "بنام خیرالانام" کو قصیدہ کا نام دیتے ہیں۔ اسے نعت بھی کہا جا سکتا ہے۔ کسی اور صنف سخن سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کوئی مخصوص نام لئے بغیر میں تو اتنا کہوں گا کہ جوں جوں اسے پڑھتا تھا۔ سوز اور گداز کے نئے مراحل سے آشنا ہوتا تھا۔ اور جب فارغ ہوا تو کافی وقت طبیعت پر ایک رقت طاری رہی۔ اس قصیدے میں کمال کی جامعیت ہے۔ اس میں نعتیہ رنگ تو ہے قوم کا مرثیہ بھی شامل ہے۔

زوال امت کے اسباب بھی بیان کئے ہیں۔ عالمی تناظر میں دائرہ نادار کی کشمکش اور تصادم کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ ایک نئی زندگی ایک نشاۃ ثانیہ کی آرزو بھی جھلک رہی ہے۔ احیائے ! ! کا عزم بھی ہے۔ اور ایک نئے نظام کی تعمیر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامنے اور ان سے مدد مانگنے کا عمل بھی شامل ہے۔ میں نے بڑی بڑی خوبصورت نعتیں پڑھی ہیں۔ لیکن بنام خیرالانام نے طبیعت پر جو سحر طاری کیا۔ ایک نیا تجربہ ایک نیا مشاہدہ ہے۔ اس تخلیق کی کامیابی کا بنیادی سبب عشق رسولؐ کی فراوانی ہے۔ لیکن اس میں اور عناصر بھی کارفرما ہیں۔

فنِ شعر پر پورا عبور۔ زبان میں بلا کی دسترس۔ روانی اور بے ساختگی۔ تاریخ اسلام سے آگہی۔ عالمی حالات سے آشنائی۔ اور دورِ حاضر کے معاشی تقاضوں کا شعور۔ یہ ہیں وہ عناصر جنہوں نے اس تخلیق کو دنیائے ادب میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔ میں قمر اجنالوی کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ انہیں طویل زندگی عطا ہو اور ملت کی خدمت کے بیش از بیش مواقع حاصل ہوں۔

جناب احمد ندیم قاسمی

محترم قاسمی صاحب نے اپنا مقالہ خود پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا:

قمر اجنالوی کا قصیدہ نعتیہ بنام خیر الانام اردو کی نعتیہ شاعری میں اس لحاظ سے ایک سعی بلیغ ہے کہ اس میں شاعر نے آج کی اسلامی دنیا کا پورا پانوراما اس کے صحیح تاریخی پس منظر اور سچے عصری تناظر کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا ہے۔ یہ موضوع علامہ اقبال کی مشہور نظم شکوہ سے بہت مماثل ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ علامہ کا مخاطب خدا ہے اور قمر اجنالوی کے مخاطب محبوبِ خدا ہیں۔ خدا سے تو ہم شاعر لوگ جھگڑ بھی لیتے ہیں۔ شکایت بھی کر لیتے ہیں۔ اس حد تک بھی پہنچ جاتے ہیں کہ

یا اپنا گریباں چاک یا دامنِ یزداں چاک

مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار ایسا دربار ہے۔ کہ

نفس گم کردہ می آید۔ جنید و بایزید ایں جا

چنانچہ میرے خیال میں حمد کہنا آسان ہے۔ اور نعت کہنا مشکل۔ قمر اجنالوی کو صورت حال کی اس نزاکت کا مکمل احساس ہے سو اس نے بنام خیرالانام کے ابتدائی سات بند اس گومگو میں نظم کئے ہیں کہ کہیں اس سے کوئی گستاخی نہ سرزد ہو جائے۔ اور اس سے کسی شوخی کا ارتکاب نہ ہو جائے۔ آغاز ہی میں شاعر نے خود کو ادب و احترام کا پابند کر لیا ہے۔ اور حق بات یہ ہے کہ نعتیہ کلام کی بنیادی شرط یہی ادب و احترام ہے۔ شرط عقیدت ایک نعمت ہے۔ مگر اس عالم میں احتیاط کا دامن ذرا سا بھی چھوٹا تو سمجھ لیجئے کہ شاعر کا کلام نعت کے منصب سے گر گیا۔ قمر اجنالوی کو اسی لئے ابتدا میں قصیدہ نعتیہ لکھنے کے معیار اسلوب کی جستجو ہے اور جب وہ طے کر لیتا ہے کہ ادب ہے شرفِ کلام۔ تو جب جا کر وہ اپنے مرکزی مطلب و مفہوم کی طرف پلٹتا ہے۔ اور آنحضرتؐ کی بے نظیر عظمت اور بے مثال رفعت کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوا انہیں ان کی امت کا احوال سنانے لگتا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ جب تک شاعر امت مسلمہ کی حالت زار کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ اس کا تخاطب براہِ راست آنحضرتؐ سے نہیں ہے۔ بلکہ جیسے وہ اپنے آپ کو سمجھا رہا ہے کہ حضورؐ کو اس کیفیت کی بھی اطلاع دد اس بدحالی کی بھی خبر پہنچی۔ اس ۱/۳ حصہ نظم میں اگر قمر حضورؐ کو براہ راست مخاطب کر بیٹھتا تو کسی نہ کسی مقام پر کسی لغزش کسی شکوہ سنجی کا احتمال تھا۔ سو وہ اس کڑی منزل سے اپنے لہجے کو آلودہ کئے بغیر سلامتی اور خوبصورتی سے گزر گیا۔ اس حصے میں قمر اجنالوی مسلمانانِ عالم کی رودادِ غم بیان کرتا ہے۔ کہ وہ جو آنحضرتؐ کی تعلیمات کی برکت سے خاک نشینی سے افلاک نشینی تک پہنچے اب اتنے عظیم سعود کے بعد پھر سے ہبوط کی زد میں ہیں۔ ملت مسلمہ میں تفرقہ اور انتشار ہے اس کی حالیہ تاریخ کو ایک فسانۂ انہدام کہنا چاہئے۔ اس کے عزو وقار جنسِ ارزاں ہے۔ اس امت کے ہاں علم و عرفان کو تصوف و معرفت کو حاکمانہ جلال و شوکت کو زوال آچکا ہے۔ عرب و عجم کے اختلافات تو تھے ہی اب تو اہل عرب کے درمیان بھی اختلافات کے شعلے فروزاں ہیں۔ ہم یہ سب کچھ دیکھتے ہیں۔ مگر اپنے سہل انگار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاقبت نا اندیش سرشتوں کو بدلنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

اہل سیاست نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ علماء و مفتیان دین متین شروعات میں الجھ کر باہمی جنگ و جدال میں مگن ہیں خطیب و مقرر کو محض اپنی شعلہ بیانی سے غرض ہے۔ اپنے الفاظ کی اثر آفرینی سے نہیں۔ اس امت کا نہ کوئی جادہ ہے نہ کوئی منزل۔ زندگی کو اگر ایک اسپ قرار دیا جائے تو اس کی لگام اہل زر کے ہاتھ میں ہیں۔ محنت لٹ رہی ہے اور سرمایہ پنپ رہا ہے۔ ہمارا معاشرہ ہماری معیشت ہماری تہذیب ہمارا تمدن سب کچھ تضادات کے پاٹوں میں پس رہا ہے۔ اور ادھر مغرب تاک لگائے بیٹھا ہے کہ کب موقعہ ملے اور مسلمانانِ عالم سے انتقام لینے کے لئے اس پر پل پڑے۔ قمر اجنالوی نے مراکش سے انڈونیشیا تک کے ۸۰ کروڑ مسلمانوں کی اس حالت زار کا نقشہ بڑے درد سے کھینچا ہے۔ اس حصہ نظم کے بعض مقامات پر الفاظ میں اس کے آنسو صاف جھلکتے نظر آتے ہیں یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد یہ مرحلہ آتا ہے جب قمر براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مخاطب ہوتا ہے۔ شروع میں اعتراف کرتا ہے کہ ہم خطاکار اور جفاکار بلکہ ریاکار ہیں۔ ہم حق و صداقت کی بجائے زر و دولت پر مرتے ہیں۔ بہرحال ہم کچھ بھی ہیں مگر آپکے غلام ہیں۔ آپکی شانِ مصطفائی کی بخشش مدام کے بھکاری ہیں سو ہماری یہ دعا قبول ہو کہ یہاں امن و مساوات کا دور دورہ ہو اور ہمارے دلوں میں قرآن کے معانی شمس و قمر کی طرح جگمگا اٹھیں۔ ان دعائیہ بندوں پر قمر اجنالوی کا یہ قصیدہ نعتیہ ختم ہوتا ہے مگر پڑھنے سننے والوں کے دلوں میں ایک زوردار گونج چھوڑ جاتا ہے۔ جو شاعر کی درد مندی اور ساتھ ہی قادر الکلامی دونوں کا ایک زندہ اور پائندہ ثبوت ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

بچوں کو ورزش کا عادی ضرور بنائیں

ان سے کہیں کہ وہ سیر بھی کریں اور کھیل بھی کھیلیں۔ اگر ممکن ہو تو دوڑ لگائیں۔ بچپن کی ورزش جوانی میں کام آئے گی اور بچپن اور جوانی کی ورزش بڑھاپے میں۔

ایسا نہ ہو کہ بڑھاپے میں کہنا پڑے کہ ورزش کی ہوتی تو اب کام آتی۔

یادِ رفتگان:

محترم عبدالعزیز جمن بخش صاحب آف سورینام

محترمہ امۃ الحفیظ جمن بخش صاحبہ اہلیہ محترم عبدالعزیز جمن بخش صاحب

آپ سوری نام (جنوبی امریکہ) کے ایک معزز گھرانے کے چشم و چراغ تھے آپ کی تاریخ پیدائش ۲ فروری ۱۹۳۵ء کی تھی۔ اور وفات ۲۹ مئی ۱۹۸۵ء کو ہوئی۔

۱۹۵۳ء میں آپ احمدیت سے متعارف ہوئے اور پھر کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ کم عمری میں ہی دینی علوم حاصل کرنیکی خواہش و تڑپ آپ کو اپنے وطن سے ہزاروں میل دور ربوہ کی مقدس بستی تک لے گئی۔ جہاں آپ نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ اور پانچ سال تک انتہائی محنت، شوق، اور لگن کے ساتھ اپنی تعلیم کو مکمل کیا۔ ان دنوں ربوہ ابھی نیا نیا آباد ہوا ہی تھا۔ شدید ترین گرمی، گرد و غبار کی انتہا، آندھی کے طوفان، گرم لو کے جھونکے اکثر عمارتیں ابھی کچی تھیں لیکن ان تمام تکلیفوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور اپنی تعلیم کے دوران ہی اپنی زندگی بھی خدمت دین کے لئے وقف کردی اور پھر تا زندگی جماعت کے بے لوث خدمت گزار رہے۔

ربوہ میں آپ کو اپنے پیارے آقا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کی صحبت حاصل رہی۔ اور تمام وقت حضور کی محبتوں اور شفقتوں کے مورد بنے رہے۔ حضور سے بہت ہی گہری محبت تھی۔ ۱۹۵۴ء میں جب بیت المبارک ربوہ میں حضور پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس وقت مکرم جمن صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ اور حضور کو بچانے کیلئے دوسرے جاں نثاروں کے ساتھ آپ بھی کود کر آگے آگئے تھے۔ اور اسی دوران آپ کے بائیں ہاتھ پر چاقو کا وار لگا۔ اور انگوٹھے پر ہمیشہ کے لئے نشان چھوڑ گیا۔ آپ نے کئی بار بڑے فخر سے یہ نشان مجھے دکھایا اور کئی مرتبہ یہ ساری تفصیل آپ نے مجھے سنائی۔

حضور پر نور کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے بھی والہانہ محبت تھی۔ ان کی وفات کا آپ کو گہرا صدمہ تھا۔ اس دن میں نے پہلی بار آپ کو روتے دیکھا۔ مجھے انہوں نے کئی بار یہ بات بتائی۔ کہ جب ہم بیت المبارک سے نماز پڑھ کر نکلا کرتے تھے تو حضرت میاں صاحب میرے کندھے پر ہاتھ رکھے رکھے باتیں کرتے ہوتے اپنے گھر تک تشریف لے جایا کرتے تھے۔ یہ واقعہ بیان کرتے وقت بھی آپ کی آواز اکثر بھرا جایا کرتی تھی۔ اور آنکھیں پر نم ہو جاتی تھیں۔ کئی بار انہوں نے مجھے کہا کہ میری زندگی کا حسین دور وہی تھا جو میں نے ربوہ میں گزارا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے بھی بہت محبت کرتے تھے۔ ۱۹۷۸ء میں جب پاکستان گئے تو واپسی قادیان (انڈیا) سے بھی ہو کر آئے وہاں کے حالات بھی بڑی عقیدت سے بتاتے رہے۔ اور بڑی دیر تک محترم مرزا وسیم احمد صاحب کی شفقتوں اور محبتوں کا تذکرہ ہوتا رہا۔

درویشان قادیان کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جب بھی کوئی خوشی کا موقع ہوتا تو رقم قادیان بھجوا دیتے۔ تاکہ وہاں کے درویش بھائی بھی ان خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ اپنے بچوں کے عقیقہ کی رقم بھی قادیان ہی بھجوائی۔ کہ محترم میاں صاحب کروا دیں۔ ایک روز صبح اٹھ کر مجھے خواب سنائی۔ کہ رات کو خواب میں حضرت بانیٔ سلسلہ کو دیکھا ہے۔ اس دن کی ڈاک سے محترم میاں وسیم احمد صاحب کا خط آیا کہ بچوں کا عقیقہ کروا دیا گیا ہے۔ صرف میری بڑی بچی عزیزہ طاہرہ روبینہ کا عقیقہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کروایا تھا

ربوہ میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کر کے آپ اپنے وطن سورینام میں بطور مربی سلسلہ بن کر لوٹ آئے۔ وہاں بھی آپ کو شدید ترین مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے قریبی عزیز تک احمدیت کی وجہ سے مخالف ہو گئے شہر کے معززین گھر آکر میرے خسر کو بھڑکاتے کہ ان کو گھر سے نکال دیں۔ عاق کر دیں۔ ان دنوں ہماری بیت الذکر نہ ہونے کی وجہ سے میرے سسر کے گھر میں ہی نماز جمعہ و دیگر جماعتی تقاریب ہوا کرتی تھیں۔ مخالفین نے بہت زور لگایا کہ یہ تقریبات وہاں نہ ہوسکیں۔ خدا تعالیٰ غریقِ رحمت کرے میرے سسر کو کہ باوجود اس کے کہ ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی انہوں نے مخالفین کی ایک نہ سنی اور دین کے معاملہ میں اپنے بیٹے کا پورا پورا ساتھ دیا۔

سورینام میں آپ کو آٹھ سال رہنے کا موقع ملا۔ آپ حتی المقدور دینی کاموں میں لگے رہے۔ سرینام کی اکثریت مردوں عورتوں اور بچوں کی ایسی ہے۔ جنہوں نے آپ سے ہی قرآن مجید سیکھا۔ اردو پڑھنا لکھنا آپ نے سکھایا۔ جماعت سے متعارف ہوتے۔ بالآخر آپ کی مساعی و کوشش سے آپ کے والد صاحب اور دو بھائیوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

۱۹۶۶ء میں آپ سورینام سے ہالینڈ منتقل ہو گئے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت کی غیر معمولی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ اپنے مربیان بھائیوں کا دایاں بازو بنکر رہے۔ بہت سی جماعتی ذمہ داریاں اپنا فرض سمجھ کر محنت و خلوص کے ساتھ نبھاتے رہے۔ جماعتی کاموں میں اطاعت و فرمانبرداری کی مثال تھے۔

مشن سے جب بھی مربی صاحب نے یاد کیا حاضر ہو گئے۔ بعض اوقات رات گئے ٹیلی فون آگیا۔ تو باوجود طبیعت کی خرابی۔ سخت سردی اور بارش کی پرواہ کئے بغیر گھر سے نکل کھڑے ہوتے کہ جماعت کا کام ہے وہ ہونا چاہیئے ہمارے آرام کے لئے بڑا وقت پڑا ہے۔ اور جب کام ہو جاتا تو بہت مطمئن اور ہشاش بشاش واپس آتے

جماعتی تقریبات کے موقعوں پر اور خاص طور پر جب قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہٗ ہالینڈ میں رونق افروز ہوتے اس وقت بیت الذکر کی صفائی، رنگ و روغن بلڈنگ کی RENOVATION مہمانوں کا استقبال، باغ کی تزئین، ٹینٹ کی تنصیب، بجلی، لاؤڈ سپیکر، غرض کہ مشن کے کتنے ہی کام تھے جو آپ نے سنبھالے ہوئے تھے۔ اور مبلغین کی راہنمائی اور ہدایات کے مطابق بڑی بشاشت سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ عیدین کا موقع ہوتا تو ایک رات پہلے مشن ہاؤس پہنچ جاتے۔ بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے۔ ساری تیاری مکمل کرواتے۔ صبح بھی عید کی نماز سے بہت پہلے چلے جاتے۔ کہ بڑی دور دور سے مہمان آتے ہونگے۔ ان کی خاطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدارات میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

جمعۃ المبارک کا بھی خاص اہتمام کرتے اپنے کام سے اٹھ کر جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے حاضر ہو جاتے۔ پھر واپس کام پر چلے جاتے۔ ہفتہ اتوار کو عام طور پر مشن ہاؤس میں مختلف تقریبات کا پروگرام ہوتا ہے۔ ایمیں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت تھی۔ سارے خدام اور انصار کو بھی ساتھ لگا لیتے باغ کی صفائی اور پودوں کی دیکھ بھال غرضیکہ ہر فن کے مولا تھے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہٗ کی آمد آمد تھی۔ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا جائزہ لیا۔ تو بلڈنگ میں کئی جگہ پر دراڑیں نظر آئیں پینٹ بھی سارا ہونے والا تھا۔ دن بہت تھوڑے تھے اور خرچ بھی بہت زیادہ آتا تھا۔ کہ جمن صاحب نے محترم مربی صاحب کی پریشانی کو دیکھ کر خود یہ کام کرنے کی ذمہ داری سنبھالی۔ اور باوجود دل کے مریض ہونے کے لگا تار پورا ہفتہ سارا سارا دن سیڑھی پر کھڑے ہو کر یہ کام مکمل کر دیا۔ اور جو بھی آتا تھا حیران ہوتا تھا کہ انہوں نے یہ سارا کام اتنے کم عرصہ میں کس طرح مکمل کر لیا ہے۔ آپ کی یہ بھی انتہائی خوش قسمتی تھی کہ سات بار قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث ہالینڈ تشریف لائے تو آپ ہی کو حضور کی کار ڈرائیو کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضور کی دیگر خاص ضروریات کا خیال رکھنے کی ڈیوٹی بھی آپ کے سپرد ہوتی تھی۔ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بھی آپ پر بہت اعتماد کرتی تھیں۔ جب مکرم جمن صاحب نے سورینام واپس جانے کا ارادہ ظاہر کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کو معلوم ہوا تو آپ نے خاص طور پر ان کو کہا کہ جمن صاحب ابھی چند سال کیلئے ارادہ ملتوی کر دیں۔

۱۹۶۷ء میں جب حضور پہلی بار ہالینڈ میں رونق افروز ہوئے تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے حضور کی موجودگی میں شاپنگ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس وقت حضور نے مکرم جمن بخش صاحب کو یہ شرف بخشا کہ وہ بیگم صاحبہ کے ساتھ جائیں اسی وقت میں بھی ساتھ گئی۔ مکرم جمن صاحب ادب و احترام کی وجہ سے آگے آگے چلتے تھے تو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ایک شفیق ماں کی طرح فرمایا! جمن صاحب ہمارے قریب رہیں آگے آگے مت بھاگیں۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے بھی بہت گہرے تعلقات تھے۔ حضرت چوہدری صاحب بھی بہت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے کوئی کام ہوتا تو آپ کے سپرد فرماتے حضرت چوہدری صاحب ہیگ سے اکثر لندن تشریف لے جایا کرتے تھے۔ بعد میں انہوں نے مکرم جمن صاحب کو بتا دینا کہ یہ یہ کام آپ نے کرنے ہیں۔ مکرم جمن صاحب اس کو بھی اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے۔ کہ حضرت چوہدری صاحب نے ان کے سپرد کچھ کام کیا ہے اور بڑی ہی ذمہ داری سے سب کام ان کی واپسی سے پہلے پہلے مکمل کر لیتے۔ بہت ہی محبت کرنے والے اور دوستوں کے دوست تھے۔ دیرینہ دوستوں کے خطوط آج تک اپنی فائل میں لگا کر رکھے ہوئے تھے۔ اکثر اوقات ربوہ کے واقعات اپنے بچوں کو بھی سناتے۔ ربوہ سے اگر کوئی مہمان آ جاتا تو اس کی خدمت کر کے پھولے نہ سماتے مشن ہاؤس میں ملاقات ہوتی تو مہمان کو فوراً گھر لے آتے۔ اور پھر فرداً فرداً سب دوستوں کے حال احوال دریافت فرماتے بچوں سے ملاتے پھر اس دور کی یادوں کا تذکرہ شروع ہو جاتا تو پھر وقت کا کچھ احساس نہ رہتا۔ طبیعت بہت صابر و شاکر تھی۔ بڑا مشکل دور بھی آپ نے گزارا۔ لیکن کہیں شکوہ و شکایت کی کیفیت پیدا نہیں ہونے دی۔

کچھ عرصہ سے آپ کو دل کی تکلیف شروع ہو گئی۔ لیکن آپ کے معمولات میں کوئی فرق نہ آیا۔ وفات سے دو تین سال پہلے سینے میں دائیں طرف ایک درد سا اٹھتا تھا۔ جو چند منٹ رہتا تھا اور ٹھیک ہو جاتا تھا کئی بار ڈاکٹروں کو دکھایا کہ درد کیوں ہوتا ہے۔ لیکن کسی کو سمجھ نہ آئی۔ دل کی تکلیف چونکہ ایک بار ہی ہوئی تھی دوبارہ شکایت نہیں ہوئی تو ساری توجہ بس اس درد کی طرف ہی منتقل ہو گئی۔ دل کے معاملے میں بے احتیاطی کر گئے اور پھر ایک روز اچانک دل کا ایسا شدید درد اٹھا کہ اسی حالت میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے اور جملہ قارئین کی خدمت میں بھی عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اپنے بچوں کے لئے بھی خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ اور وہ سب اپنے باپ کی نیکیوں کو قائم و دائم رکھنے والے ہوں۔ آمین

کیا آپ کو اضافی وٹامن کی ضرورت ہے؟

مکرم خالد رضا صاحب

وٹامن کا نام سب سے پہلے ۱۹۱۱ء میں منظر عام پر آیا۔ جب فنقمیر خنک نامی سائنسدان نے وٹامن B دریافت کیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک تیرہ وٹامن دریافت ہو چکے ہیں۔ وٹامن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو ایسی قسم ہے جو چکنائی میں حل ہو جاتے ہیں مثلاً A.D.K.E وٹامن کی دوسری قسم وہ ہے جو صرف پانی میں حل ہوتے ہیں۔ اس گروپ میں وٹامن سی اور B-COMPLEX شامل ہیں۔

وٹامنز کا استعمال کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اگر ہم روزانہ متوازن غذا کھائیں تو ہمیں چائے کے چمچے کے آٹھویں حصے کے برابر وٹامن مل جاتے ہیں۔ جو کہ ہمارے جسم کی روزانہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم اچھی خوراک کے علاوہ تیار شدہ وٹامنز کھانے سے مزید صحت مند ہو سکتے ہیں اور بیماریوں سے زیادہ بہتر طور پر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ میڈیکل سائنس میں یہ بات ابھی تک موضوعِ بحث ہے۔ ایک طرف تو وہ ڈاکٹر ہیں جن کا کہنا ہے کہ متوازن غذا میں ضرورت کے مطابق وٹامن شامل ہوتے ہیں اور ہمیں زائد وٹامن صرف ان کی کمی یا بیماری کی صورت میں استعمال کرنے چاہئیں اس نظریئے کے بڑے حامی ایک امریکی ڈاکٹر ہنری ہین ہیں۔

ضرورت سے زائد لیے گئے وٹامنز جسم کیلئے مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس وقت دنیا میں کروڑوں ڈالرز وٹامنز کی صورت میں فضلات کے ساتھ ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ جسم صرف اتنے ہی وٹامن استعمال کرتا ہے جتنی اس کو ضرورت ہوتی ہے۔ وٹامن کا بے جا استعمال موت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

ایک تین سال کی بچی کو ہسپتال میں لایا گیا جس کا دل کام کرنا تقریباً چھوڑ چکا تھا۔ علاوہ ازیں بچی خارش اور اسہال میں بھی مبتلا تھی۔ اور کمزوری کی وجہ سے اس کے پاؤں کانپ رہے تھے۔ ہسٹری لینے سے پتہ چلا کہ اس کے والدین اپنی بچی کو سردی سے بچانے کیلئے وٹامن اے زیادہ مقدار میں کھلاتے رہے جس کی وجہ سے خون میں کیلشیم کی مقدار خطرناک حد تک بڑھ گئی اور دل نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اسکے علاوہ وٹامنز کا بے جا استعمال بھی بہت سے مضر اثرات کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً گردے میں سٹون بن سکتے ہیں۔ جگر اور دل کے افعال متاثر ہو سکتے ہیں۔

ایک طرف ایسے ڈاکٹر ہیں جو کہتے ہیں کہ وٹامن کا استعمال صحت کے لئے مفید ہے۔ مثال کے طور پر وٹامن سی کا باقاعدہ استعمال سخت جسمانی محنت کرنے والوں کیلئے مفید ہے۔ وٹامن ای گرد و غبار کے خلاف پھیپھڑوں میں مزاحمت پیدا کرتا ہے۔ وٹامن ڈی کا استعمال بڑی عمر میں ہڈیوں کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ وٹامن بی دمہ کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق وٹامنز سی۔ ای اور اے کالا موتیا اترنے سے روکتے ہیں اور بعض اقسام کے کینسر کے خلاف مزاحمت پیدا کرتے ہیں۔

وٹامنز استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئیے :-

۱۔ اگر آپکی خوراک متوازن ہے تو مصنوعی وٹامنز بالکل نہ لیں۔

۲۔ اگر آپکی خوراک اچھی اور متوازن نہیں ہے تو پھر آپ MULTY VITAMIN بیماریوں سے بچنے کیلئے ضرور کھائیں۔

۳۔ وٹامنز کی خوراک ڈاکٹر کے مشورے سے لیں۔

۴۔ جب بھی آپ کو کسی وٹامن کی کمی محسوس ہو مثلاً بار بار سردی لگنا۔ جلد کا خشک اور کھردری ہونا، ہونٹوں کا پھٹنا، سر درد وغیرہ وغیرہ اور رات کو کم نظر آتا ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رابطہ قائم کریں۔ اور اس کے مشورہ سے وٹامنز استعمال کریں۔

۵۔ حاملہ اور بچوں کو دودھ پلانے والی عورتیں ڈاکٹری مشورہ کیمطابق زائد وٹامن استعمال کریں۔

دراصل ہمیں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے۔ جیساکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین کام میانہ روی ہے۔

اسی طرح وٹامن کے استعمال میں بھی ہمیں میانہ روی سے کام لینا چاہیئے۔

(بشکریہ مصباح جنوری ۸۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے نعمان احمد کا نکاح عزیزہ نسرین بانو بنت میاں محمد اسماعیل صاحب شاہی بازار کوٹری ضلع دادو سندھ کیساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے میرے مکان پر پڑھایا اور دُعا فرمائی۔

عزیزم نعمان احمد میاں فضل کریم صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کا پوتا۔ اور مولوی الٰہی بخش صاحب رفیق حضرت اقدس۔ بھسے ضلع امرتسر کا نواسہ ہے۔ شادی ۱۱۔ نومبر ۱۹۸۸ کو بخیر و خوبی سرانجام پائی۔

اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن۔ رحمان منزل راوی روڈ لاہور

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم کے تحت میرے بڑے بیٹے انجنیئر محمد امجد کو مورخہ ۴ مارچ ۱۹۸۹ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کو والدین نے اس کی پیدائش سے بہت قبل اسے تحریک وقفِ نو میں پیش کر دیا ہوا ہے۔

میری بہو عزیزہ شاہدہ کی خالہ رحمی صاحبہ بیگم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب لنڈن کچھ عرصہ قبل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ حضور ہونے والے بچہ کے دادا نے اس کا نام محمد فاتح تجویز کیا ہے۔ حضور اسکی منظوری دیں۔ آپ نے فرمایا بہت پیارا نام ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک فرمائے۔ روحی صاحبہ نے پھر عرض کی حضور یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ اگر لڑکی ہو تو اس کا نام بھی رکھ دیں۔ اس پر حضور خاموش رہے اور اندر تشریف لے گئے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بچہ کی لمبی عمر۔ صحت۔ نیکی و تقویٰ علم و عمل اور بخت و اقبال کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اس کو خدمتِ دین اور اشاعتِ قرآن کی بے اندازہ توفیق عطا فرمائے۔

عزیز نومولود ملک رسول بخش صاحب

اوورسیئر آف ڈیرہ غازی خان کا پڑپوتا اور مکرم ڈاکٹر مبارک محمود صاحب برلاس لاہور کا نواسہ ہے۔

کرنل بشارت احمد ڈیفنس سوسائٹی لاہور

سانحہ ارتحال

• خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سراج الدین صاحب ثالث ابن مکرم چراغ الدین صاحب سکنہ چک ۱۳۵ ر ج ب پکھیاں ضلع جھنگ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۴/۲/۸۹ کو ۷۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ بفضل تعالیٰ موصی تھے۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں مورخہ ۲۵/۲/۸۹ کو بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ آپ کچھ عرصہ قادیان میں درویش بھی رہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(ناصر احمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

• لکھری سے مکرم محمد حنیف صاحب بٹ نے اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ مورخہ ۷ مارچ کو وفات پا گئی ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب کے والد محترم قاضی عطاء اللہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ محترم قاضی صاحب موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں اپنی آخری آرام گاہ میں ابدی نیند سو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ درجات بلند کرے۔ اور بلند سے بلند مقام عطا کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ عمر ۸۳ سال تھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھواتے رہتے تھے۔ ضعیف تھے لیکن کوئی بیماری نہیں تھی۔ کہتے تھے یہ زندگی انہی دعاؤں کی وجہ سے ہے۔ خود بیعت کی تھی۔ حضرت فضل عمر کے وقت قادیان کی طرف سے چاند نکلتے خواب میں دیکھا تھا۔ قاضی محمد نذیر فاضل لائل پوری انکے بھانجے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے حلقہ کے سیکرٹری تربیت بھی رہے تھے۔ بچوں کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کرتے رہے۔

درخواست دعا

• مکرم عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار (کنری سندھ) کی اہلیہ چوٹ لگنے کیوجہ سے بیمار ہیں۔ پلاستر لگوایا تھا مگر جوڑ صحیح نہیں لگا۔

• مکرم رشید احمد صاحب زاہد مقیم قرطبہ (سپین) کی بیٹی سائرہ کو پیدائشی طور پر ناک کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اپریشن ہو گا۔

رضائے باری تعالیٰ

(مکرم نذیر احمد خادم۔ چک ۱۸۴/۷-R ضلع بہاول نگر)

کامیاب زندگی وہی ہے جس میں انسان کے دین اور دنیا دونوں کا بھلا ہو۔ دین بھی سنور جائے اور دنیا بھی۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے احکام کو مدّنظر رکھ کر ہر کام میں اس کی اطاعت کرے اور کوئی بھی کام کرتے وقت یہ سوچ لے کہ اگر میں نے یوں کیا تو آیا میرا رب راضی ہوگا یا ناراض۔ اگر دل گواہی دے کہ اس رنگ میں کام کرنے سے میرا خالق راضی نہ ہوگا تو بڑی ہمت اور بہادری سے اس رنگ میں کام کرنے سے رک جائے اور اگر دل گواہی دے کہ فلاں طرز یا طریقہ پر کام سرانجام دینے سے میرا رب راضی ہوگا تو پھر ہر عارضی و ظاہری فائدہ اور لالچ کو تج کر اور ہر خوف سے بے نیاز ہو کر اسے اُسی طرز اور طریقہ پر سرانجام دے۔ گو اس سے اہل دنیا ناخوش ہو سکتے ہیں، رشتہ دار ناراض ہو سکتے ہیں، حاکم وقت درپئے آزار ہو سکتا ہے۔ مگر سارے جہان کا مالک، ساری دنیا کا خالق اور سب حاکموں کا حاکم تو راضی ہو جائے گا اور یہی ایک ایمان والے کا مقصودِ زندگی اور مطلوبِ حیات ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر اپنے اللہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی رضا اور محبت پر ہر دوسرے کی رضا اور محبت کو قربان کر دیتا ہے۔ یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور جو اسے اختیار کرنے کی سعادت پا لے تو وہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" کے عظیم الشان انعام کا وارث بن جاتا ہے۔ ہاں ایک بات ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ ہمارے کسی عمل یا بظاہر نیک عمل سے فساد برپا نہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے بہرحال ؎ "

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟"

کیا آپ کا بچہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن مجید ناظرہ پڑھ سکتا ہے۔ اگر اس کا جواب "نہیں" ہے تو پھر آپ کا بچہ جامعہ میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہے

حصولِ ثواب کا زرّیں موقعہ

تحریک جدید کے مجاہدین اپنے پیارے امام کی خصوصی دُعاؤں سے بہرہ ور ہوں

احباب جماعت کے لئے رمضان المبارک کی آمد آمد یقیناً انتہائی خوشی کا باعث ہے ماہِ صیام میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے امورِ خیر میں بڑھ چڑھ کر قدم اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کے گوناگوں فضلوں اور انعاموں کا وارث ٹھہرتے ہیں۔

یہ بھی ایک عظیم نیکی ہے کہ جو عظیم الشان قربانیاں کی جا رہی ہیں احبابِ جماعت ان میں پیشقدمی دکھائیں اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں سے حصہ پانے کے لئے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنے کئے ہوئے وعدہ جات کا عملی طور پر ایفا کر دیں تا دفتر وکالت مال اوّل کی طرف سے جو دعائیہ فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے اس میں ان کے اسمائے گرامی بھی شامل کئے جا سکیں۔ سیکرٹریان ایسی فہرست یکم مئی تک ارسال فرماویں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناخواندگی کے خاتمہ، آبادی کے اضافہ پر کنٹرول اور سائنس کی تعلیم سے قومی ترقی و عظمت کا حصول ممکن ہے

ڈائریکٹر تعلیم کالجز فیصل آباد

ربوہ (نامہ نگار) "وطنِ عزیز کی ترقی اور قومی عظمت کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ناخواندگی کی موجودہ افسوسناک سطح کو ایک قومی علمی تحریک کے ذریعہ بلند کرکے خواندگی میں نہ صرف اضافہ کیا جائے بلکہ تین فیصد سالانہ شرح سے بڑھنے والی آبادی پر کنٹرول کرکے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم ہر ممکن طریق سے حاصل کرکے ایشیائی ممالک جاپان اور کوریا کے ہم پلہ ہو کر عزت و وقار کی زندگی گذار سکتے ہیں" ان خیالات کا اظہار پروفیسر ولی محمد چوہدری۔ ڈائریکٹر تعلیم (کالجز) فیصل آباد نے گذشتہ روز گورنمنٹ ٹی۔آئی کالج ربوہ کی ۴۴ ویں سالانہ کھیلوں کی تقسیم انعامات کی تقریب میں طلباء اور معززین شہر سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ فاضل مہمان خصوصی نے مزید فرمایا کہ صحت مند ذہن کیلئے صحت مند جسم کی ضرورت ہے اور مجھے ربوہ کالج میں طلباء کے تعلیمی نتائج اور کھیلوں میں کارکردگی دیکھ کر دلی خوشی ہوئی ہے کہ یہاں کے پُرسکون اور پُرامن مثالی ماحول میں طلباء ہر دو میدانوں یعنی تعلیم اور کھیل میں اپنی بہترین کارکردگی دکھاتے ہیں۔ اس پر آپ سب طلباء اور اساتذہ اور انتظامیہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہاں کے تعلیمی اداروں کی طرف سے ہمیں ہمیشہ خوشکن خبریں موصول ہوتی ہیں۔ پریشان کرنے والی اطلاعات کبھی نہیں آتیں۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ شاید اسکی وجہ دریائے چناب کے اس مغربی کنارے کی طرف چلنے والی ٹھنڈی ہوا کا اثر ہے یا ماحول کی تربیت کا کرشمہ ہے کہ یہاں کے طلباء منفی قسم کی ذہنیت نہیں رکھتے اور تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ رہتے ہیں۔ اس طرح تعلیم اور کھیلوں میں اپنا ایک مقام اور تشخص قائم رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ طلباء آئندہ بھی پہلے سے زیادہ نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے بنیں گے۔ اور عملی زندگی میں کامیاب و کامران ہونگے۔

بعدہٗ ڈائریکٹر تعلیم فیصل آباد نے کھیلوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ خالد عمران بہترین ایتھلیٹ قرار پائے جبکہ احمد یار نے دوسرے بہترین کھلاڑی کا انعام حاصل کیا۔ آخر میں کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر مبارک علی نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔

احمدی طالب علم

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب

حضرت امام جماعت احمدیہ — پہلے اور موجودہ — ہر ایک کی یہی خواہش رہی ہے اور ہے کہ انکے متبعین ہر لحاظ سے انکے نہ ماننے والوں پر غالب رہیں۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ نے تو یہ بھی فرمایا تھا کہ انکی جماعت کے لوگ ہر میدان میں ان کے مخالفین پر ہر رنگ میں سبقت حاصل کرینگے۔ لیکن یہ توقع تبھی پوری ہوگی جب اسکے نوجوان بلکہ بچے شروع ہی سے اپنا لوہا منوانے کا تہیہ کرلینگے۔ دراصل طلباء اور طالبات کسی قوم کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر استوار ہو جائے۔ تو قوم پروان چڑھ سکتی ہے۔ حضرت فضلِ عمر نے اپنے بچپن میں ہی — امامت پر متمکن ہونے سے پہلے ایک رسالہ کا اجراء فرمایا تھا جس کا نام "تشحیذ الاذہان" تھا۔ اسی طرح مجھے یاد ہے جب میں نے ۱۹۳۰ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین نکالا تو اسکے پہلے نمبر کیلئے میری درخواست پر حضور نے جو تعارفی نوٹ لکھ کر بھجوایا۔ اس میں تحریر فرمایا کہ جو بات بچے کے ذہن میں شروع ہی سے بٹھا دی جائے تو وہ لوہے کی میخ کی طرح دل و دماغ میں گڑ جاتی ہے۔ اور اس طرح اس وقت بتلائی اور سکھلائی ہوئی بات مستقل طور پر عمر بھر راہبری اور راہنمائی کرتی رہتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ امر ایک مسلّم حقیقت ہے کہ اگر بچپن میں بچے محنت اور شوق کی عادت ڈال لیں تو یہ چیز انسان کو مستقل طور پر حقیقت پسند اور محنتی بنا دیتی ہے۔ اور کسی امر میں محنت اور دلچسپی کا اظہار کرنا۔ خوشگوار مستقبل کا ضامن ہوتا ہے۔

بچوں میں یقیناً اپنے امام ہی کی توقعات پر پورا اترنے کا جذبہ موجود ہے۔ وہ اپنے پیارے امام کی خواہش کیمطابق ہر امر میں امتیاز حاصل کرنے کے متمنی ہونگے اور ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی جماعت کے مقام کو دوسروں کی نظر میں بلند کرسکیں۔ ضرورت صرف ارادہ کرنے اور پھر اس کو عملی رنگ دینے کی ہے۔ احمدی طالب علم کو جب اپنا وقت لغویات میں ضائع کرنے کی اجازت نہیں۔ تو وہ لازماً اپنا یہ مسلک بنا سکتا ہے کہ وہ اپنا ہر منٹ ایسے رنگ میں خرچ کریگا جس سے اسکے دماغ کو جلا ملتی رہے۔ اسکے خیالات پاکیزہ اور اسکی خواہشات نیک رہیں۔ اور اس مطمح نظر کا حصول تبھی ممکن ہے کہ بچوں کو شروع سے ہی محنت کی عادت پڑے۔ وہ اپنا وقت اور دماغ صرف پڑھائی میں ہی لگائے رکھیں۔ ان میں مسابقت کی روح قائم رہے۔ تاکہ وہ اپنی جماعت کے نام کی لاج قائم رکھ سکیں۔ وہ کسی طرح بھی کسی میدان میں بھی دوسروں سے کمتر نہ ہوں۔ ہمارے بچے کھیل۔ تقاریر اور غیر نصابی سرگرمیوں میں ہمہ جہتی بہترین طالب علم ہوں۔ ان کا کردار اور تعلیمی معیار اس قدر اعلیٰ ہو کہ سبھی یہ محسوس کرنے اور اس کا اعتراف کرنے پر متفق ہوں کہ احمدی بچے۔ طلباء اور طالبات اپنی مثال آپ ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ جو ذمہ داریاں طالب علمی کے ناطہ سے ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ہم ان کو پورا کرکے جماعت کیلئے جماعت کی عزت و وقار میں اضافہ کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

گورنمنٹ کالج پولیٹیکل سائنس ایلومینائی ایسوسی ایشن کی تقریب

لاہور ۱۶ فروری (پ ر) گورنمنٹ کالج لاہور کی پولیٹیکل سائنس ایلومینائی ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر اور سماجی اجتماع کی تقریب بخاری آڈیٹوریم میں ہوئی۔ ملک بھر سے دوسو سے زیادہ ارکان نے شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے سرپرست اعلیٰ اور گورنمنٹ کالج کے شعبہ سیاسیات کے سربراہ پروفیسر سعید عثمان ملک نے تقریب کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ جنرل سیکرٹری پروفیسر نذر خان نے ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے حوالے سے سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ اور آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کیا۔ بعد ازاں کالج کے پرانے طلبہ میجر جنرل جنجوعہ اور پروفیسر منور شمیم خالد سربراہ شعبہ سیاسیات گورنمنٹ ٹی۔آئی کالج ربوہ نے اپنے خطاب میں گورنمنٹ کالج کی یادوں کا تذکرہ کیا۔ رات دس بجے ضیافت اور باہمی تبادلہ خیال کے بعد پروفیسر عثمان ملک نے تقریب کے خاتمہ کا اعلان کیا۔

(از نوائے وقت ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

پیشگوئی فضل عمر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کے جلسے

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر احمدی خواتین نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئی بابت "حضرت فضل عمر" کے سلسلہ میں جلسوں کا اہتمام کیا ہے۔

۱۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ

۲۶ فروری کو جلسہ ہوا جس میں حاضری ۱۱۲ تھی۔ علی پور کے علاوہ بازو والا اور حیات والا سے بھی خواتین اور بچیوں نے شرکت کی۔ سیدنا حضرت فضل عمر کی سیرت اور کارناموں پر بہت دلچسپ تقاریر ہوئیں جسے جملہ شرکاء نے نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔ آخر میں کھانا اور چائے پیش کی گئی۔

۲۔ جھنگ صدر

محترمہ مبارکہ مختار صاحبہ کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر کا جلسہ ۲۴ فروری کو منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ سلیمہ ناصر صاحبہ اور محترمہ زرینہ اختر شاہ صاحبہ نے پیشگوئی کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور حضرت فضل عمر کی علمی تصنیفات اور شاندار کارناموں پر روشنی ڈالی۔

۳۔ ملتان شہر

ملتان شہر میں منعقد ہونے والے جلسہ میں جو ۲۰ فروری کو منعقد ہوا۔ ۱۰۰ ممبرات لجنہ اور ۵۰ ناصرات نے شرکت کی۔ مقررات نے اپنی تقاریر میں حضرت فضل عمر کے عورتوں پر احسانات۔ آپکی غیرت دینی اور دعاؤں کی قبولیت کے نشانات کو بیان کیا۔ آخر میں مربی سلسلہ مکرم مصلح الدین صاحب نے بھی خطاب کیا۔

۴۔ گھٹیالیاں

مورخہ ۲۴ فروری کو جلسہ پیشگوئی فضل عمر منعقد ہوا جس میں حضرت فضل عمر کی سیرت اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ احمدی خواتین اور بچیاں کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریز نو احمدیوں کیلئے پہلے ریجنل فورم کا انعقاد

ہارٹلے پول (انگلستان) میں ہونیوالے اس فورم میں ۵۵ انگریزوں کی شرکت

یہ پہلا ریجنل فورم تھا جو نئے احمدیوں کی تربیت کیلئے منعقد کیا گیا۔ پہلے دِن حاضری ۵۵ تھی جبکہ دُوسرے دِن ۵۰ تھی۔ اس فورم کیلئے تمام تقاریر بہت اعلیٰ پائے کی تھیں۔ اور تعلیمی لحاظ سے بہت معلوماتی۔ مسز ساجدہ حمید اور امام صاحب انگلستان کے علاوہ باقی تمام تقاریر نئے احمدیوں نے کیں۔

پروگرام ساڑھے پانچ بجے شرُوع ہُوا۔ تلاوتِ کلامِ پاک ایک انگریز احمدی نے کی۔ مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے حاضری اور انتظامات کی تعریف کی اور اس فورم کے مقاصد بیان کئے۔ مسز ساجدہ حمید نے خواب اور الہام کے موضوع پر بہت ہی اچھی تقریر کی۔ تقریب کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افریقہ کے دورہ کے بارے میں وِڈیو دکھائی گئی۔ اس میں مارچ پاسٹ، کراٹے اور گرمجوش استقبال دیکھنے والوں کو بہت پسند آئے۔ ڈنر کے بعد عام تبادلۂ خیالات ہُوا جو کہ دیر تک ہوتا رہا۔

اتوار کو ساڑھے نو بجے پروگرام شروع ہوا۔ اور مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔ مسٹر طاہر سیلبی، مسٹر بل اٹیکنسن، مسز سلمیٰ ایم خان، مسز رونی راؤلی، مسٹر کارلی نیوبین، مسز پامیلا ایلڈر، مسٹر یحییٰ میکنزی، مولانا عطاء المجیب راشد۔

آخر میں ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح معجزانہ طور پر تمام انتظامات ہوئے۔ ان کا ڈبل گیراج جو کہ چیزوں سے بھرا پڑا تھا ایک صاف ستھرے، کانفرنس ہال میں تبدیل ہو گیا۔ احمدی، غیر احمدی اور انگریز دوستوں نے مل کر بھرپور مدد کی۔ خواتین خواہ وہ نئی احمدی تھیں یا ویسے ہی دلچسپی لے رہی تھیں انہوں نے ککنگ، صفائی، برتن دھونے وغیرہ ہر کام میں ہاتھ بٹایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو بیعتیں بھی ہوئیں۔ ایک خاتون مکرمہ ویوین صاحبہ نے احمدیت قبول کی۔ اُنکی والدہ ڈیڑھ سال قبل ہی احمدیت قبول کر چکی تھیں۔ ویوین کے قبول احمدیت کے بعد اس کے والد نے بھی احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ ۳، ۴ ماہ قبل انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا وہ صرف اپنی بیٹی کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ ویوین کی والدہ میرین کی خوشی قابل دید تھی مسلسل ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے ہفتہ کی رات کو ساجدہ حمید۔ طاہرہ سیلبی اور حامدہ فاروقی صاحبہ انکے گھر گئیں میرین کبھی ہنستی تھیں اور کبھی روتی تھیں۔ آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ عزم سے چمک رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "تم لوگ دیکھنا میں اور لوگوں کو بھی اس راستے پر لاؤں گی۔ میں اپنے طور پر پیغام حق لوگوں تک پہنچا تی رہی ہوں۔ تم دیکھنا کہ ایک ایک کرکے یہ سب لوگ اس طرف آئیں گے"۔

خبریں

● وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے ایک بار پھر پنجاب اسمبلی کے ارکان سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ ان کے حق میں ۱۵۲، ووٹ آئے جبکہ اس دوران پیپلز پارٹی نے واک آؤٹ کر رکھا تھا۔ عام انتخابات کے بعد یہ تیسرا موقع ہے۔

● پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور آئی جے آئی کے صدر نواز شریف نے کہا کہ آئی جے آئی قومی مفادات کو ترجیح دے گی۔ اور نظریہ پاکستان کو مضبوط کرنے کے لئے کام جاری رکھے گی۔

انہوں نے کہا کہ آئی جے آئی نہ مرکز میں پیپلز پارٹی کے ساتھ اقتدار میں شامل ہوگی اور نہ پنجاب میں اس کے ساتھ مخلوط حکومت بنانا پسند کرے گی۔

● پنجاب اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے قائد رانا شوکت محمود نے کہا کہ اسلامی جمہوری اتحاد کے اراکین نے نواز شریف کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کا ارادہ ملتوی نہیں کیا ہے اعتماد کا ووٹ اور عدم اعتماد کی تحریک دو الگ الگ باتیں ہیں انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے اراکین نے سپیکر کے جانبدارانہ رویہ کے خلاف واک آؤٹ کیا تھا۔

● صدر مملکت جناب غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ پنجاب اور مرکز میں تناؤ ختم کرانے کی کوششیں کامیاب رہی ہیں اور دونوں فریق سمجھداری کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ کوئی بھی جمہوریت کا دشمن نہیں انہوں نے کہا کہ اسمبلیوں کے اندر فارورڈ بلاک کی تشکیل کا سلسلہ ملک جمہوریت اور قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔

● سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ سینٹ ایک مستقل ادارہ ہے جسے کسی صورت میں توڑا نہیں جاسکتا۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ذمہ دار وزراء نے سینٹ کی جائز اور قانونی حیثیت کو مشکوک بنانے کے لئے کوئی موقعہ جانے نہیں دیا انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے میں سینٹ کے بارے میں کوئی ذکر نہیں اس لئے ذمہ دار افراد انتشار پھیلانے والے بیانات دینے سے باز رہیں۔

● صدر مملکت جناب غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ سینٹ آئین کے تحت بنا ہوا ادارہ ہے اس لئے کسی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

● روس نے پاکستان کو سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسے افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا سلسلہ ترک کر دینا چاہئیے۔

● جلال آباد کے قریب زبردست لڑائی میں تقریباً ۴۰۰، افغان مجاہدین مارے گئے اور ۲۵۰، سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ اس طرح جلال آباد کے آس پاس کے علاقوں میں پچھلے ایک ہفتے کے دوران سرکاری فوجوں کے ساتھ تصادم میں ۳ ہزار افغان مجاہدین مارے گئے۔

● ملتان روڈ پر سرائے مغل کے قریب دو کاروں کے تصادم میں چار افراد جاں بحق اور گیارہ زخمی ہو گئے۔

● جی ٹی روڈ پر کوٹ خضری میں ویگن اور ٹرک کے تصادم میں ۳، افراد ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں سے اکثر کا تعلق وزیر آباد اور قرب و جوار کے علاقوں سے ہے۔

● زرعی ٹیکس کے نفاذ کے جائزے کے لئے قائم کی گئی وزیر اعظم کی خصوصی کمیٹی کے اکثریتی ارکان کی طرف سے زرعی آمدنیوں پر زرعی انکم ٹیکس نہ لگانے کی سفارش کی ہے۔

● بدنام زمانہ شیطانی کتاب کے مصنف سلمان رشدی نے کہا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا خطرہ ہے۔ میں پلاسٹک سرجری کروانے کا سوچ رہا ہوں۔

انفلوئنزا ٹیبلٹس

INFLUENZA TABLETS

پیکنگ ۱۰۰ ٹیبلٹس قیمت ۱۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

نوٹ: سیلز آفس: ۱۷۷ کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو
اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مشہور دواخانہ

مینجر:
فون ۹۰۶ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

ہر قسم کے
● ایئر کنڈیشنرز ● ریفریجریٹرز ● ڈیپ فریزرز
خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

نیشنل الیکٹرانکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 57309-223228